غیر مجنون کے نزدیک قابل قبول ہُوئی یا کوئی عاقل ایسے حضرات سے خطاب روا رکھے گا؟

(۶) جلسۂ دیوبند کے بعد جناب مولوی گنگوہی صاحب کے ایک شاگردِ رشید مولوی علی رضا مودی نے آپ حضرات سے مناظرہ کرلینے کی تحریک کی، انھیں فوراً لکھا گیا، یہاں تو برسوں سے یہی درخواست ہے، جناب گنگوہی صاحب اپنی راہ گئے، جناب تھانوی صاحب بھی انھیں کی راہ پر مُہر بلب ہیں، آپ ہی ہمت کیجئے اور تھانوی صاحب سے جواب لادیجئے۔ اس کے پہنچنے پر ان صاحب نے بھی ہمت ہار دی۔

(۷) اذناب جناب کے افترا اعظم پر مسلمانوں نے پانچ سو روپے نقد کا اشتہار دیا اور آپ کو رجسٹری بھیجا، آپ نہ جواب دے سکے نہ ثبوت۔

(۸) دوسرے اشد افترا نامہ پر تین ہزار روپے کا اشتہار آپ کو دیا اور رجسٹری بھیجا۔ اگر تمام جماعت سے کچھ بن پڑتی تو اپنے مدرسۂ دیوبند کے لئے اتنی بڑی رقم نہ چھوڑی جاتی مگر نہ جواب ہی ممکن ہُوا نہ ثبوت، ناچار چارۂ کار وہی سکوت۔

(۹) یہ مانا کہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجئے، کہاں سے لائیے، کس گھر سے دیجئے؟ مگر جناب والا! ایسی صورتوں میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا مُنہ بند کرتے۔ معاملۂ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انھیں لجاتے شرماتے، اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم از کم آپ کے سکوت نے انھیں شہہ دی یہاں تک کہ انھوں نے "سیف النقی" جیسی تحریر شائع کی جس کی نظیر آج تک کسی آریہ یا پادری سے بن نہ پڑی یعنی میرے رسائل قاہرہ کے قرض اتارنے کا یہ ذریعہ شنیعہ ایجاد کیا کہ میرے والد ماجد و جدِ امجد و پیر و مرشد قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ و خود حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اسمائے طیبہ سے کتابیں گھڑ لیں، ان کے نام نہاد مطبع تراش لئے، فرضی صفحوں کے نشان سے عبارتیں تصنیف کرلیں جس کی مختصر جدول یہ ہے:

نام کتاب	اسمائے طیبہ مفتری علیہم	مطبع تراشیدہ	صفحہ تراشیدہ	خلاصہ عبارت تراشیدہ	صفحہ افتراء
ہدایۃ البریۃ	والد ماجد قدس سرہٗ	لاہور	۱۳	مسئلہ علم غیب	۱۱
〃		〃	۴۱	مسئلہ تبدیل گورستان بجایت گنگوہی صاحب	۲۰
تحفۃ المقلدین	حضرت خاتم المحققین	صبح صادق سیتاپور	۱۵	تعریف جناب گنگوہی صاحب	۳
ہدایۃ الاسلام	حضرت قدوۃ السالکین جد امجد قدس سرہٗ	〃	۳۰	مسئلہ علم غیب خاص بجایت تھانوی صاحب	۱۱

تحفۃ المقلدین	جدامجد قدس سرہٗ	لکھنؤ	۱۲	تبدیل گورستان بجایت گنگوہی صاحب	۲۰
خزینۃ الاولیاء	اعلٰحضرت سیدنا حمزہ قدس سرہٗ	کانپور	۱۵	مسئلہ علم غیب بجایت تھانوی صاحب	۱۱
ملفوظات	〃 〃 〃 〃	مصطفائی	۱۴	تبدیل گورستان بجایت گنگوہی صاحب	۲۱
مراۃ الحقیقۃ	حضور پُرنور غوث اعظم رضی اللہ عنہ	مصر	۱۸	مسئلہ علم غیب	۱۴

اور بے دھڑک لکھ دیا کہ تم یہ کہتے ہو اور تمہارے اکابر اپنی ان کتابوں میں ان مطابع کی مطبوعات میں ان صفحوں پر یہ فرماتے ہیں، حالانکہ ان کتابوں کا جہان میں وجود، نہ ان مطابع کا کہ کسی مطبع میں چھپیں، نہ ان حضرات نے تصنیف فرمائیں، نہ حوالہ دہندہ کے قرض و تراشش کے باہر آئیں۔ جرأت پر جرأت یہ کہ صفحہ ۲۰ پر جو فرضی مطبع لاہور کی خیالی ہدایۃ البریۃ سے ایک فتویٰ گھڑا اس کے آخر میں حضرت خاتم المحققین قدس سرہٗ کی مُہر بھی دل سے تراش لی جس میں سنہ ۱۳۰۰ھ لکھے حالانکہ حضرت والا کا وصال شریف سنہ ۱۲۹۷ھ میں ہو چکا۔ حضرات کی حیا! یہ سخت گندہ افترائی رسالہ جناب کے مدرسہ دیوبند سے شائع ہوا۔ صاحبِ مطبع کا بیان ہے کہ آپ کے ایک متکلم مصنف مولوی صغر حسین صاحب دیوبندی نے چھپوایا، آپ کے وکیل مولوی مرتضٰی حسن دیوبندی نے اپنے ایک خط میں اسے افتخارا پیش کیا کہ تحریر میں بھی اب آپ کی حقیقت دیکھنی ہے سیف النقی طبع ہو چکا ہے ملاحظہ سے گزرا ہوگا (ملاحظہ ہو خط ۳۰ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۸ھ) جب حیاء و دین و غیرت و دیانت و عقل و انسانیت کی نوبت یہاں تک مشاہدہ ہوئی ہر ذی فہم نے جان لیا کہ بحث کا خاتمہ ہو گیا، حضرات سے مخاطبہ کسی عاقل کا کام نہ رہا، الحمد للہ کتب و رسائلِ فقیر تو چھتیس سال سے لاجواب ہیں، اصحاب و احبابِ فقیر کے رسائل بھی بعونہٖ عزّ جلالہٗ لاجواب ہی رہے۔ ادھر کے تازہ رسائل ظفر الدین الطیب وکین کش پنجہ پیچ و بارشِ سنگی و پیکانِ جانگداز و العذاب البئیس اور ضروری نوٹس و نیاز نامہ و کشفِ راز و اشتہار چہارم و پنجم و ہفتم و ہشتم ہی ملاحظہ فرمایئے، کس سے جواب ہو سکا؟ ان کے اعتراضوں، مواخذوں اور مطالبوں کا کس نے قرض ادا کیا؟ بات بدل کر اِدھر اُدھر کی مہمل لچر اگر ایک آدھ پرچے میں کسی صاحب نے کچھ فرمائی اس کا جواب فوراً شائع ہوا کہ پھر اُدھر مُہرِ سکوت لگ گئی والحمد للہ رب العلمین، مگر آپ کی یہ تدبیر حضرات کو ایسی سُوجھی جس کا جواب ایک میں اور میرے اصحاب کیا تمام جہان میں کسی عاقل سے نہ ہو سکے، غریب مسلمان اتنی حیاء و غیرت ایسی بے نکان جرأت اتنی بیباک طبیعت کہاں سے لائیں کہ کتابوں کی کتابیں دل سے گھڑ لیں، ان کے مطبع تراش لئے، ان کی عبارتیں ڈھال لیں اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سربازار چھاپ دیں کہ فلاں چھاپے کی فلاں کتاب فلاں صفحہ پر جناب مولوی گنگوہی صاحب

سورۃ الم نشرح کی بے مثال اور بے نظیر تفسیر
اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ
تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ اَلَمْ نَشْرَحْ
تصنیفِ لطیف:
رئیس المتکلمین حضرت علامہ مفتی
مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

سورۃ الم نشرح کی بیمثال اور بے نظیر تفسیر
الکلام الاوضح
فی
تفسیر سورۃ
الم نشرح
تصنیف لطیف
حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ
والد ماجد امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

مختصر حالات حضرت مصنّف علّام قدس سرہٗ ملک العلام

بقلم

اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین ملت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہ جناب فضائل مآب تاج العلماء راس الفضلاء حامی سنّت ماحیٔ بدعت بقیۃ السلف حجۃ الخلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاَرْضَاہُ وَفِیْ اَعْلٰی غُرَفِ الْجِنَانِ بَوَّاہُ سلخ جمادی الآخرہ یا غرۂ رجب ۱۲۴۶ھ قدسیہ کو رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔ اپنے والد ماجد حضرت مولائے اعظم جرعظم فضائل پناہ عارف باللہ صاحب کمالات باہرہ وکراماتِ ظاہرہ حضرت مولٰینا مولوی **محمد رضا علی خاں** صاحب رَوَّحَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہٗ سے اکتساب علوم فرمایا۔ بحمداللہ منصب شریف علم کا پایہ ذروۂ علیا کو پہونچایا۔ ؎ راست میگویم ویزداں نہ پسندد جزراست کہ جو دقت انظار وحدت افکار وفہم صائب ورائے ثاقب حضرت حق جل وعلیٰ نے انھیں عطا فرمائی۔ ان دیار وامصار میں اس کی نظیر نظر نہ آئی فراست صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جس معاملہ میں جو کچھ فرمایا۔ وہی ظہور میں آیا۔ عقل معاش ومعاد دونوں کا بروجہ کمال اجتماع بہت کم سنا، یہاں آنکھوں دیکھا علاوہ بریں سخاوت وشجاعت وعلو ہمت وکرم ومروت وصدقات خفیہ ومبرات جلیہ وبلندی اقبال ودبدبہ وجلال وموالات فقرا وامر دینی میں عدم مبالات باغنیا وحکام سے عزلت رزق موروث پر قناعت وغیر ذالک فضائل جلیلہ وخصائل جمیلہ کا حال وہی کچھ جانتا ہے جس نے اس جناب کی برکت صحبت سے شرف پایا ہے ع ایں نہ بحریست کہ در کوزۂ تحریر آید۔ مگر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس ذات گرامی صفات کو خالق عزوجل نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ کی غلامی وخدمت اور حضور اقدس کے اعدا پر غلظت وشدت کیلئے بنایا تھا۔ بحمداللہ ان کے بازوئے ہمت وطنطنۂ صولت نے اس شہر کو فتنۂ مخالفین سے یکسر پاک کر دیا کوئی آمنا نہ رہا کہ سر اٹھائے یا آنکھ ملائے۔ یہاں تک کہ ۲۶ شعبان ۱۲۹۳ھ کو مناظرہ دینی کا عام اعلان مسمٰی بنام تاریخی اصلاح ذات بین (۱۲۹۳) طبع کرایا اور سواجر سکوت یا عار فرار وغوغائے جہال وعجز واضطرار کے کچھ جواب نہ پایا فتنۂ نجش جل کا شعلہ کہ مدت سے سر بفلک کشیدہ تھا اور تمام اقطار ہند میں اہل علم اس کے اطفا پر عرق ریز وگرویدہ اس جناب کی ادنیٰ توجہ میں بحمداللہ سارے ہندوستان سے ایسا فرو ہوا کہ جب سے کان ٹھنڈے ہیں اہل فتنہ کا بازار سرد ہے خود اس کے نام سے جلتے ہیں۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ خدمت روز ازل سے اس جناب کیلئے ودیعت تھی جسکی قدرے تفصیل رسالہ تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال (۱۲۹۱) میں مطبوع ہوئی ع وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ تصانیف شریفہ اس جناب کی سب علوم دین میں ہیں نافع مسلمین

ودافع مفسدین والحمدللہ رب العلمین۔ ازانجملہ اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ اَلَمْ نَشْرَحْ کہ مجلد کبیر ہے علوم کثیرہ پر مشتمل۔ وسیلۃ النجاۃ جس کا موضوع ذکر حالات سیّد کائنات ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجلد وسیط سرور القلوب فی ذکر المحبوب کہ مطبع نولکشور میں چھپی ـــــــــ جواہر البیان فی اسرار الارکان جس کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ع ذوق ایں مے نشناسی بخدا تانہ چشی۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے صرف اُسکے ڈھائی صفحوں کی شرح میں ایک رسالہ مسمّٰی بہ زواہر الجنان من جواہر البیان ملقب بنام تاریخی سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی تالیف کیا۔ اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد جس میں وہ قواعد ایضاح و ثبات فرمائے جن کے بعد نہیں مگر سنّت کو قوت اور بدعت نجدیہ کو موت حسرت۔ ہدایۃ البریہ الی الشریعۃ الاحمدیہ کہ دس فرقوں کا رد ہے۔ یہ کتابیں مطبع صبح صادق سیتا پور میں طبع ہوئیں اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولود والقیام کہ اپنی شان میں اپنا نظیر نہیں رکھتی اور انشاء اللہ العزیز عنقریب شائع ہوگی۔ فضل العلم والعلماء ایک مختصر رسالہ کہ بریلی میں طبع ہوا۔ ازالۃ الاوہام رد نجدیہ۔ تزکیۃ ایقان رد تقویۃ الایمان کہ یہ عشرہ کاملہ زمانہ حضرت مصنف قدس سرہٗ میں تبییض پاچکا۔ الکواکب الزہرا فی فضائل العلم وآداب العلماء جس کی تخریج احادیث میں فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے رسالہ النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب لکھا۔ الروایۃ الرویہ فی الاخلاق النبویہ۔ النقادۃ التقویہ فی الخصائص النبویہ۔ لمعۃ النبراس فی آداب الاکل واللباس۔ والتمکن فی تحقیق مسائل التزین۔ احسن الوعار لآداب الدعار۔ خیر المخاطبہ فی المحاسبۃ والمراقبہ۔ ہدایۃ المشتاق الٰی سیر الانفس والآفاق۔ ارشاد الاحباب الٰی آداب الاحتساب۔ اجمل الفکر فی مباحث الذکر۔ عین المشاہدہ لحسن المجاہدہ۔ تشوق الاواہ الٰی طرق محبۃ اللہ۔ نہایۃ السعادہ فی تحقیق الہمۃ والارادہ۔ اقوی الذریعۃ الٰی تحقیق الطریقۃ والشریعہ۔ ترویح الارواح فی تفسیر الانشراح۔ ان پندرہ رسائل مابین وجیز و وسیط کے مسودات موجود ہیں جن کی تبییض کی فرصت حضرت مصنف قدس سرہٗ نے نہ پائی۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ کا قصد ہے کہ انھیں صاف کرکے ایک مجلد میں طبع کرائے۔ انشاء اللہ سبحانہ وتعالٰی ع کہ حلوا بتنہا نبایست خورد۔ ان کے سوا اور تصانیف شریفہ کے مسودے بستوں میں ملتے ہیں مگر منتشر جن کے اجزا اول آخر یا وسط سے گم ہیں۔ ان کے بارے میں حسرت و مجبوری ہے۔ غرض عمر اس جناب کی ترویج دین وہدایت مسلمین ونکایت اعدا وحمایت مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں گذری جَزَاہُ اللّٰہُ مِنَ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرَ جَزَاءٍ آمین۔ پنجم جمادی الاولٰی ۱۲۹۴ھ کو مارہرہ مطہرہ میں دست حق پرست حضرت آقائے نعمت دریائے رحمت سید الواصلین سند الکاملین قطب اوانہ و امام زمانہ حضور پرنور سیدنا ومرشدنا مولانا وماوانا ذخرتی لیومی وغدی حضرت سیدنا سیّد شاہ آلِ رسول احمدی تاجدار مسند مارہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ وَاَفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِہٖ وَنَعْمَائِہٖ پر شرف بیعت حاصل فرمایا۔ حضور پیر و مرشد برحق نے مثال خلافت واجازت جمیع سلاسل وسند حدیث عطا فرمائی۔ یہ غلام ناکارہ بھی اسی جلسہ میں اس جناب کے طفیل ان برکات سے شرفیاب ہوا۔ والحمدللہ رب العالمین ۲۶ شوال ۱۲۹۵ھ کو باوجود شدت علالت وقوت ضعف خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص طور پر بلانے سے کہ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ عزم زیارت وحج مصمم فرمایا۔ یہ غلام اور چند اصحاب و خدام ہمراہ رکاب تھے۔ ہر چند احباب نے عرض کی کہ یہ حالت ہے آیندہ سال پر ملتوی فرمایئے ارشاد کیا مدینہ طیبہ کے قصد سے قدم دروازہ سے باہر رکھ لوں۔ پھر چاہے روح اسی وقت پرواز کر جائے۔ دیکھنے والے جانتے ہیں کہ تمام مشاہد میں تندرستوں سے کسی بات میں کمی نہ فرمائی۔ بلکہ وہ

أَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مع شرح ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ

کی تسہیل و تخریج بنام
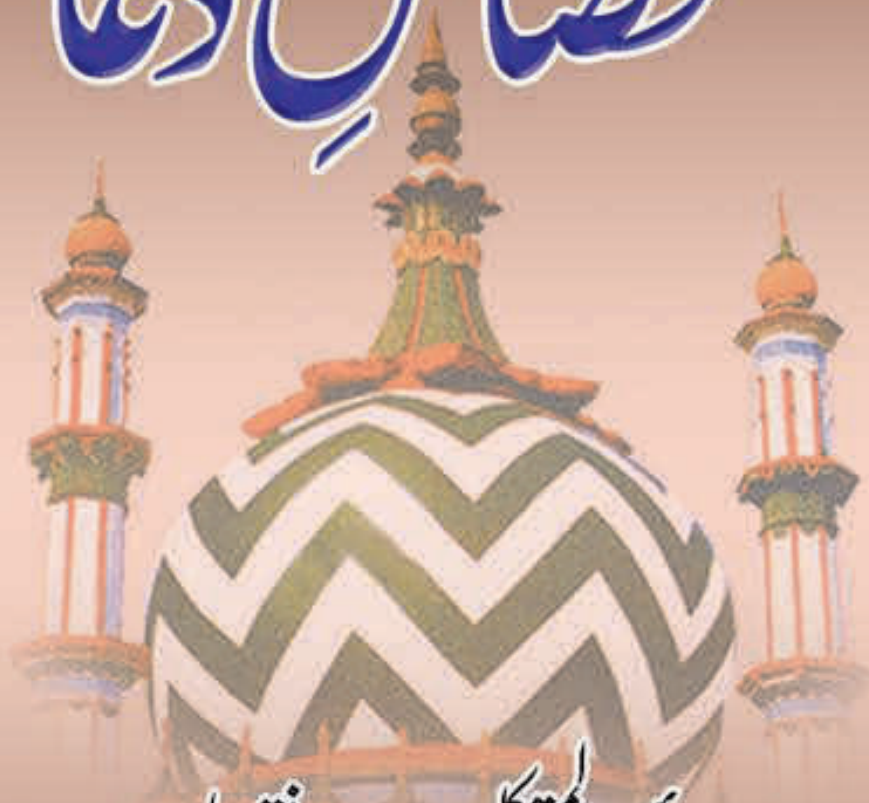
فضائلِ دُعا

مصنف: رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان

شارح: اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

دعا کے فضائل وآداب اور اس سے متعلقہ احکام پر مشتمل بے مثال تحقیقی شاہکار

أحسن الوعاء لآداب الدعاء

مصنّف: رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن

مع

ذیل المدعاء لأحسن الوعاء

شارح: اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

کی تسہیل وتخریج بنام

فضائلِ دعا

تسہیل و تخریج: عبدالمصطفیٰ رضا مدنی، محمد یونس علی عطاری مدنی
محمد کاشف سلیم عطاری مدنی، سید عقیل احمد عطاری مدنی

پیشکش

مجلس: **المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی)

شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب : أحسن الوعاء لآداب الدعاء و ذیل المدعاء لأحسن الوعاء

تسہیل وتخریج بنام : فضائلِ دعا

مصنف : رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان

شارح : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تسہیل وتخریج : عبدالمصطفیٰ رضا مدنی، محمد یونس علی عطاری مدنی

محمد کاشف سلیم عطاری مدنی، سید عقیل احمد عطاری مدنی

پیش کش : مجلس المدینة العلمیة (شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن)

سن طباعت : ربیع النور شریف ۱۴۳۰ھ بمطابق مارچ 2009ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

مکتبة المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ آفندی ٹاؤن، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں، میر پور کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تصانیفِ شریفہ اس جناب کی سب علومِ دین میں ہیں نافعِ مسلمین ودافعِ مفسدین والحمد للّٰہ رَبِّ العالمین ازانجملہ "الكلام الأوضح في تفسير سورة ألم نشرح" کہ مجلدِ کبیر ہے علومِ کثیرہ پر مشتمل "وسيلة النجاة" جس کا موضوع ذکرِ حالات سید کائنات ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلد وسیط "سرور القلوب في ذكر المحبوب" کہ مطبع نول کشور میں چھپی، "جواهر البيان في أسرار الأركان" جس کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

ع ذوق ایں می نشناسی بخدا تانہ چشی[1]

فقیر غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ نے صرف اس کے ڈھائی صفحوں کی شرح میں ایک رسالہ مسمّٰی بہ "زواهر الجنان من جواهر البيان" ملقب بنام تاریخی "سلطنة المصطفى في ملكوت كُلِّ الورى" تالیف کیا، "أصول الرَّشاد لقمع مباني الفساد" جس میں وہ قواعد ایضاح واثبات جن کے بعد نہیں مگر سنّت کو قوت اور بدعتِ نجدیہ کو موتِ حسرت، "هداية البرية إلى الشريعة الأحمدية" کہ دس فرقوں کا رَدّ ہے یہ کتابیں مطبع صبح صادق سیتاپور میں طبع ہوئیں، "إذاقة الأثام لمعاني عمل المولد والقيام" کہ اپنی شان میں اپنا نظیر نہیں رکھتی اور ان شاء اللہ العزیز عنقریب شائع ہوگی[2]، "فضل العلم والعلماء" ایک مختصر رسالہ کہ بریلی میں طبع ہوا، "إزالة الأوهام" رِدِّ نجدیّہ، "تزكية

---

[1] اس شراب طہور کی لذت بخدا چکھے بغیر تو نہیں جان سکتا۔۱۲

[2] پہلی بار مطبع اہلسنّت میں طبع ہوئی اور شائع ہوچکی مدت سے ایک نسخہ بھی اب باقی نہ رہا اب ان شاء اللہ دوبارہ طبع ہوکر شائع ہوگی۔۱۲